Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 22, 2025

"The Importance and Role of Tafsir Books in Hadith Commentary: A Research and Analytical Study"

"شرح حدیث میں تفسیری کتب کی اہمیت اور کردار"
(تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ)

Dr. Hafiz Zahir Ahmad Al-Isnadi
Senior Research Scholar
Farid-e-Millat Research Institute
Minhaj University, Lahore
Email: alisnadi@gmail.com
Cell# 0300-8083695

Dr. Hafiz Anas Nazar
Associate Professor
Department of Arabic and Islamic Studies
The University of Lahore
Email: anasnazar99@gmail.com
Cell# 0322-7222288

Abstract:

This research explores the significance of Tafsir (Qur'anic exegesis) books in the interpretation and commentary of Hadith. Islamic scholars have long emphasized the interrelation of various Islamic sciences, asserting that a Hadith commentator cannot fully grasp the depth of Hadith without an understanding of related disciplines, particularly Tafsir. The study examines how early scholars integrated multiple sciences, highlighting the necessity of both primary (usuli) and auxiliary (alati) sciences in Hadith interpretation. Through an analysis of classical Tafsir works, including those of al-Tabari, Ibn Kathir, and al-Suyuti, this paper demonstrates how Qur'anic exegesis provides essential context for understanding the meanings, applications, and jurisprudential implications of Hadith. It also underscores the indispensable role of Hadith in explaining the Qur'an, proving that both are inseparable in Islamic scholarship. The research concludes that comprehensive Hadith commentary is incomplete without the insights drawn from Tafsir, reinforcing the necessity for scholars to engage with both disciplines for a holistic understanding

OPEN ACCESS

CC BY

Published:
March 22, 2025

of Islamic teachings.

Keywords: Hadith Commentary, Tafsir (Qur'anic Exegesis), Interrelation of Hadith and Tafsir, Qur'anic Interpretation, Jurisprudential Analysis, Usuli and Alati Sciences, Classical Tafsir Works, Hadith Explanation in Tafsir.

علوم وفنون کے حوالے سے اہل علم نے جو کچھ بھی لکھا اور مرتب کیا ہے، ان سب کا علوم شریعہ کے ساتھ ایک خاص اور گہرا تعلق ہے۔

کوئی شارح حدیث، کوئی مفسر، محقق اور دینی طالب علم اس وقت تک اپنے علم و فن کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا جب تک وہ ان بقیہ تمام علوم شریعت کی معرفت اور ان کے اصولی علم و مبادیات کو نہ جانتا ہو۔

شارح اور محقق کو اپنے علوم الاصلیہ (یعنی اصلی اور براہ راست متعلقہ علوم و فنون میں) اور علوم الآلیہ (یعنی معنی و مفہوم کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے بطور آلہ جن علوم کا استعمال ضروری ہے) میں فرق و تمیز ہونی چاہیے، اور یہ فرق و تمیز شرح و مفہوم بیان کرتے ہوئے اس کے پیش نظر بھی رہنی چاہیے، تاکہ وہ اصل موضوع اور غرض وغایت سے ہٹ کر کسی اور طرف نہ چل نکلے۔ ان متعلقہ علوم شرعیہ کے آپس میں گہرے ربط و تعلق کے حوالے سے ائمہ کرام نے مکمل رہنمائی بھی دی ہے تاکہ کوئی جادہ مستقیم سے ادھر ادھر نہ ہو۔

امام ابن حزم الاندلسی(ت: 456ھ) اس حوالے سے فرماتے ہیں:

"جس نے صرف ایک علم پر اکتفا کیا اور اس کے علاوہ کسی علم کا مطالعہ تک نہ کیا تو عنقریب اس کا مذاق اڑایا جا سکتا ہے۔ (اس لیے کہ) ہو سکتا ہے اس پر اس (اپنے متعلقہ) علم میں سے بھی بہت کچھ پوشیدہ رہ جائے جس پر اس نے انحصار کیا تھا، اور اس کا وہ مکمل ادراک نہ کر سکے۔ اس لیے کہ شریعت کے تمام علوم ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔ سو اگر وہ ایک علم کے ساتھ (دوسرے) علم کا بھی مطالعہ کرتا تو ہو سکتا ہے اسے پہلے سے زیادہ پختگی اور ادراک حاصل ہوتا۔ جیسے کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ تمام علوم ایک دوسرے کے مندرجات ہیں۔ اور اگر کوئی تمام علوم میں اَوجِ کمال حاصل کرنا چاہتا ہے تو قریب ہے کہ وہ سب علوم سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے۔ حسرت ہی کر تا رہ

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

جائے اور اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ بچے۔"(1)

یعنی وہ محقق صرف اس وجہ سے اپنے خاص علم میں بھی پختگی حاصل نہیں کر سکا کہ اس نے ان دوسرے متعلقہ علوم کا مطالعہ نہیں کیا اور ان پر بالکل توجہ نہیں دی، جن کے مطالعہ سے وہ اپنے علم کی مزید گہرائی میں جا سکتا تھا۔

اس حوالے ڈاکٹر محمود الطناحی نے بہت عمدہ بات کہی ہے کہ:

"تخصص کے ساتھ ساتھ دیگر علوم وفنون کا علم بقدر ضرورت سیکھنا ضروری ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اسلاف کی سابقہ کتب کو اگر دیکھا جائے تو جس فن پر وہ لکھی گئی تھیں، انہوں نے صرف اسی فن کا ذکر نہیں کیا یا صرف اسی فن پر انحصار نہیں کیا بلکہ بلکہ ان کتب میں دیگر فنون پر بھی لکھا گیا ہے، بہت کم ایسی کوئی کتاب ملے گی جس میں صرف ایک ہی فن پر انحصار کیا گیا ہو ورنہ عمومی طور پر تو ان میں تمام فنون کا بیان ملتا ہے، جو بھی مناسب ہوں یا جس چیز کا وہ مقام تقاضا کرتا ہو۔ اسی مناسبت سے ان فنون کا اسلاف اپنی کتب میں ذکر کرتے تھے۔ اور لامحالہ طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض کتب میں بغیر کسی مناسبت کے بھی دیگر فنون ذکر کیے گئے ہیں، ان میں سے بعض کتابوں کا میں نے ذکر بھی کیا ہے(2)، جیسے: علم النحو ہے۔ نحو کا علم فقط علم نحو کی کتابوں میں ہی موجود نہیں ہے بلکہ کتب تفسیر و قرأت میں بھی کثرت سے علمِ نحو کا بیان ملتا ہے۔ اسی طرح کتب الفقہ واصول فقہ، لغت کی معاجم، کتب بلاغت اور شروح الشعر وغیرہ الغرض اکثر علوم کی کتابوں میں نحو کا علم ذکر ہوتا ہے۔"(3)

---

(1) ابن حزم، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد الظاهري (ت 456هـ)، رسائل ابن حزم الأندلسي، - رسالة مراتب العلوم- (77/4)، المؤسسة العربية للدراسات والنشر، ط:1، (1983م).

(2) أنظر مقالة بعنوان: 'فهارس الشعر واللغة لكتاب غريب الحديث، لأبي عبيد القاسم بن سلام'. مجلة البحث العلمي والتراث الإسلامي - كلية الشريعة - جامعة أم القرى. العدد الرابع (1401هـ)

(3) الطناحي، محمود أحمد، أبو أروى، الموجز في مراجع التراجم والبلدان والمصنفات وتعريفات العلوم، (ص/36)، ط:1، (1406هـ/1985م).

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلاف کسی ایک فن میں متخصص ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر علوم شریعہ کو بھی سیکھتے اور ان میں مہارت حاصل کرتے تھے۔ اور ان علوم کا اپنی تصانیف میں ذکر بھی کرتے تھے۔ یہاں علم شرح حدیث کے بہترین فہم کے لیے اس سے متعلق علوم کی بات کی جا رہی ہے کہ شرح حدیث کا علم فقط کتب حدیث و شرح حدیث پر ہی منحصر نہیں ہے، بلکہ اس علم کو آپ کتبِ تفسیر، کتب عقائد، کتب فقہ، کتب سیرت، کتب تاریخ، کتب معانی ولغت، کتب انساب اور کتب جغرافیہ وغیرہ میں بھی پائیں گے۔ بلکہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو کتب شرح حدیث میں بھی نہیں ملتی وہ ان دیگر علوم کی کتب میں موجود ہوتی ہیں، جو حدیث نبوی کے صحیح فہم کے لیے نہایت کارآمد ہوتی ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی اس طریق پر نہیں چلے گا تو وہ اپنی کم فہمی اور قلت مطالعہ کے سبب شرح حدیث کرتے ہوئے بہت سارے فوائد اور نکات سے محروم رہ جائے گا جو وہ ان کتابوں سے استفادہ کرنے کے بعد حاصل کر سکتا تھا۔ اس سے علم الحدیث اور بقیہ علوم شریعہ کے مابین تعلقات کے دروازے کھلتے ہیں۔ ذیل میں علم شرح الحدیث میں کتب تفاسیر کی اہمیت وافادیت کے حوالے سے تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

شرح الحدیث اور کتبِ تفاسیر

تفسیرِ قرآن کی کتابوں کا بہت زیادہ انحصار حدیث نبوی پر ہے، کیوں کہ حدیث نبوی کے بغیر قرآن حکیم کی کامل تفسیر و تفہیم ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو اپنی جانب سے دین کے شارح وشارع کے منصب پر فائز کیا ہے۔ اس حیثیت سے وہ جو بھی اُن کی طرف وحی فرماتا یا انہیں دکھاتا ہے تو آپ ﷺ اسی (وحی) کے مطابق (وحی) قرآن کی تشریح و تشریع فرماتے ہیں اور اپنی خواہشِ نفس سے کلام نہیں فرماتے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو واجب قرار دیا، سو جو شخص آپ ﷺ کی اطاعت نہ کرے اللہ تعالیٰ کا بھی نافرمان ہو گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ شخص قرآن مجید کی نصوصِ مجملہ یا نصوصِ عامہ پر عمل کیسے کر پائے گا؟ وہ نماز کیسے پڑھے گا، روزہ کیسے رکھے گا، زکوٰۃ کیسے ادا کرے گا، حج کیسے کرے گا، اپنی جان اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ کیسے کرے گا؟ اس لیے ان تمام تعلیمات واحکامات الٰہی کا بیان نبی مکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے۔

یقیناً جس طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے سینۂ اقدس میں قرآن مجید اور اس کی قراءت کو جمع اور محفوظ کرنے کا ذمہ لیا ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کے بَیان کو بھی اپنی ذمہ کرم پر لیا ہے۔

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَٰهُ فَٱتَّبِعْ قُرْءَانَهُۥ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ (القیامۃ، 16/75-19)

(اے حبیب!) آپ (قرآن کو یاد کرنے کی) جلدی میں (نزولِ وحی کے ساتھ) اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کریں o بے شک اسے (آپ کے سینہ میں) جمع کرنا اور اسے (آپ کی زبان سے) پڑھانا ہمارا ذِمّہ ہے o پھر جب ہم اسے (زبانِ جبریل سے) پڑھ چکیں تو آپ اس پڑھے ہوئے کی پیروی کیا کریں o پھر بے شک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی ذِمّہ ہے o۔

حدیثِ مبارک میں حضرت ابنِ عباس کے مطابق، ارشادِ باری تعالیٰ: "پھر بے شک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ہی ذِمّہ ہے۔" دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کے معانی میں مشکل کے بیان، اس کی مجمل آیات کی توضیح اور اس کے اَحکام کے بیان کی ذمہ داری لینا ہے۔ اس بیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہے۔ اس لیے ارشاد باری تعالیٰ: "پھر بے شک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی ذِمّہ ہے۔" کے اعتبار سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی کثیر حصہ بیان کی صورت میں اتارا گیا ہے کیونکہ اُس نے خود اس کا ذمہ لیا ہے اور یہ 'بیان' بھی منزل من اللہ ہے جو قرآن مجید کے علاوہ ہے اور یہ بھی وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد گرامی: 'بے شک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی ذِمّہ ہے۔' میں اس کا التزام کیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بَیان سنت نبوی ہی ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس بیان کو اپنے رسولِ کریم ﷺ کے سپرد کیا اس طرح کہ اس نے ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل، 44/16)

"اور (اے نبیِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف ذکرِ عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لیے وہ (پیغام اور احکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں اپنے رسولﷺ کی اہمیت کو حصر کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ ٱلَّذِى ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِ وَهُدٗى وَرَحۡمَةٗ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ﴾(النحل، 64/16)

" اور ہم نے آپ کی طرف کتاب نہیں اتاری مگر اس لیے کہ آپ ان پر وہ (اُمور) واضح کر دیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور (اس لیے کہ یہ کتاب) ہدایت اور رحمت ہے اس قوم کے لیے جو ایمان لے آئی ہے۔"

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نازل کردہ کلام میں سے جس کے بیان کی ضرورت تھی اُسے اپنے رسولﷺ کے لیے بیان فرما دیا، پھر بعد میں رسول اللہﷺ نے اس کو امت کے لیے بیان فرمایا۔ سو جس کتاب کو اُس نے اپنے نبی پر نازل کیا وہ قرآن ہے اور جس تبیین کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے اپنے نبی کے سپرد کیا وہ سنت ہے، تو ثابت ہوا کہ کتاب اور بَیان یعنی قرآن و سنت دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔

پس یہ بیان اُدھر (خالق) اللہ تعالیٰ سے جڑا ہوا ہے اور ادھر (مخلوق میں سے) حضور نبی اکرمﷺ کی طرف منسوب ہے اور وہ نازل شدہ وحی ہی ہے اور اسی سے واضح ہوا کہ سنتِ نبویہ وحی بھی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ کے ساتھ سننِ رسول اللہﷺ کی دو جہتیں ہیں:

"أَحَدُهُمَا: نَصُّ كِتَابٍ، فَاتَّبَعَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ كَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ. وَالْآخَرُ: جُمْلَةٌ، بَيَّنَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ عَنِ اللَّهِ مَعْنَىٰ مَا أَرَادَ بِالْجُمْلَةِ، وَأَوْضَحَ كَيْفَ فَرَضَهَا: عَامًّا أَوْ خَاصًّا، وَكَيْفَ أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْعِبَادُ. وَكِلَاهُمَا اتَّبَعَ فِيهِ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَىٰ."(4)

" ایک یہ کہ وہ نصِ کتاب پر مبنی ہے تو رسول اللہﷺ نے اس کی ایسے ہی اتباع کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ اور دوسری جہت جملہ کے اعتبار سے ہے۔(یعنی) رسول اللہﷺ نے اس جہت کے اعتبار سے سنت میں اللہ سبحانہ

(4) الشافعي، الرسالة، (91–103).

OPEN ACCESS

CC BY

کے مراد بہ کو اس کی طرف سے معنوی طور پر بیان فرمایا اور واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عموم و خصوص کے اعتبار سے کیسے فرض کیا اور بندے اس پر کس طرح عمل پیرا ہوں۔ دونوں جہتوں میں در حقیقت کتاب اللہ کی اتباع کی جاتی ہے۔

حافظ ابنِ عبد البر نے بیان کیا کہ حضورﷺ کی طرف سے قرآن کا بیان دو قسموں پر مشتمل ہے:

''اَلْأَوَّلُ: بَيَانُ الْمُجْمَلِ فِي الْكِتَابِ الْعَزِيْزِ كَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي مَوَاقِيْتِهَا وَسُجُوْدِهَا وَرُكُوْعِهَا وَسَائِرِ أَحْكَامِهَا، وَكَبَيَانِهِ لِلزَّكَاةِ وَحَدِّهَا وَوَقْتِهَا وَمَا الَّذِي تُؤْخَذُ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، وَبَيَانُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذْ حَجَّ بِالنَّاسِ: خُذُوْا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ... اَلثَّانِي: زِيَادَةٌ عَلَى حُكْمِ الْكِتَابِ كَتَحْرِيْمِ نِكَاحِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا، وَكَتَحْرِيْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ إِلَى أَشْيَاءَ يَطُوْلُ ذِكْرُهَا.''(5)

''پہلی قسم: کتابِ عزیز میں مجمل کا بیان جیسا کہ پانچوں نمازوں کے اوقات، ان کے سجود و رُکوع اور جملہ اَحکام اور جیسا کہ زکوٰۃ، اس کی تعریف و وقت اور اموال سے نصاب کا بیان فرمانا اور حج کے مناسک بیان فرمانا۔ رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر لوگوں کو فرمایا: مجھ سے اپنے حج کے مناسک سیکھو۔۔۔۔ دوسری قسم: کتاب اللہ کے حکم پر اضافہ جیسا کہ کسی مرد کے نکاح میں چچی اور خالہ کے ہوتے ہوئے بھتیجی اور بھانجی کے نکاح کو آپ ﷺ کا حرام قرار دینا، اور اسی طرح پالتو گدھوں اور داڑھوں والے درندوں کو حرام قرار دینا اور دیگر اشیاء کی طویل فہرست ہے۔''

اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے امت کو قرآن لفظی اور معنوی دونوں صورتوں میں پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے اُن کے لیے قرآن کے معانی کو ایسے ہی

(5) ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله النمري، جامع بيان العلم وفضله، (۲/ ۱۹۰)، دار الكتب العلمية، بيروت، 1398هـ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

بیان فرمایا جیسے آپ ﷺ نے انہیں اس کے الفاظ کو پہنچایا کیوں کہ احکام پر مشتمل آیاتِ بینات کا غالب حصہ اجمالی طور پر یا عمومی اور مطلق انداز میں بیان ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی وضاحت فرمائی۔ لہٰذا سنتِ نبویہ مطہرہ تفسیر و توضیح کے لیے یا تخصیص و تقیید یا استثناء اور احکامِ زائدہ کے لیے وارد ہوئی ہے اور یہ سب کچھ آپ ﷺ کی جانب سے قرآن کی وضاحت کی خاطر تھا۔ دراصل یہ تبیین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو آپ کی امت کے لیے نازل کردہ وحی کی شکل میں عطا ہوئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشادِ گرامی میں اپنی کتاب کے اتارنے کو اپنے رسولِ مکرم ﷺ کی تبیین کے ساتھ جوڑ دیا ہے:

﴿وَمَآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ﴾(النحل، 64/16).

"اور ہم نے آپ کی طرف کتاب نہیں اتاری مگر اس لیے کہ آپ ان پر واضح کر دیں۔"

یہ تبیین تاکیدی حصر کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ سو واضح اور صریح ہے کہ یہ تبیین نبوی قرآن کریم پر اضافہ ہے اور یہی اضافہ سنتِ نبویہ مطہرہ کی صورت میں ہے جسے قرآن مجید کی طرح منزّل من اللہ حجت قرار دیا گیا ہے۔

اسی لیے ائمہ اسلاف نے یہ کہا ہے کہ سنتِ مطہرہ قرآن مجید پر فیصلہ کرنے والی اور اس کے اَحکام کی وضاحت کرنے والی ہے۔ اس معنی کی وضاحت میں یہاں بعض روایات درج کی جائیں گی جن سے اَحکامِ قرآن کے لیے اِثباتِ سنت کی تاکید و تائید کرتی ہیں۔

"امام یحییٰ بن کثیر نے کہا کہ سنتِ مطہرہ کتاب اللہ پر فیصلہ کرنے والی ہے جبکہ کتاب اللہ سنت پر فیصلہ کرنے والی نہیں۔ ان کے اس جملہ کی مراد کو امام سیوطی نے واضح کیا ہے۔ ان کی رائے میں اصلاً سنت کی طرف قرآن کے احتیاج کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ اس کو واضح کرنے والی اور اس کے مجملات کو تفصیل سے بیان کرنے والی ہے کیوں کہ اگر قرآن کا انعام خزانوں کی صورت میں ہو تو اسے اس شخص کی احتیاج ہو گی جو اس کے مخفی اور پوشیدہ امور کی معرفت رکھتا ہو لہٰذا وہ اسے ظاہر کرے گا اور یہی آپ ﷺ پر نازل کیا گیا۔ سنت کے کتاب اللہ پر قاضیہ (یعنی فیصلہ کرنے والی) ہونے کا یہی معنی ہے۔ اس کے برعکس قرآن مجید سنتِ نبویہ کو واضح کرنے والا یا اس پر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے کیوں کہ سنتِ مطہرہ بنفسِ نفیس خود واضح ہے۔ پھر سنت قرآن مجید کی حدودِ اِعجاز و اِیجاز کو نہیں پہنچتی

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

اس لیے کہ یہ اس کی شرح ہے اور اصولی طور پر شرح، مشروح سے زیادہ واضح، زیادہ بیّن اور زیادہ بسیط ہے۔"(6)

اسی طرح علامہ ابنِ عبد البر نے بیان کیا کہ امام اوزاعی نے فرمایا:

"اَلْكِتَابُ أَحْوَجُ إِلَى السُّنَّةِ، مِنَ السُّنَّةِ إِلَى الْكِتَابِ."(7)

"سنت کو جتنی (اپنی توثیق و تائید کے لیے) کتاب اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کتاب اللہ کو اس سے بڑھ کر (اپنی تشریح و توضیح کے لیے) سنت کی ضرورت ہوتی ہے۔"

سنتِ نبویہ میں نماز کے اوقات، ہر نماز کی تعدادِ رکعات، اس کی کیفیت، اور قیام و رکوع اور سجود میں کیا پڑھا جائے گا، اس میں جائز اور ناجائز امور کا بیان، اس کی شرائط اور اس کو باطل کرنے والے اعمال کی وضاحت آئی ہے۔ پھر اذان، اقامت اور ان دونوں کے الفاظ، نفلی نمازیں اور بغیر خوف کے سفر میں نمازِ قصر کا بیان بھی سننِ نبویہ میں آیا ہے۔

حضرت ایوب سختیانی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہا: ہم سے قرآن کے سوا کچھ بیان نہ کرو، تو حضرت مطرف نے اس سے فرمایا:

"وَاللهِ، مَا نُرِيْدُ بِالْقُرْآنِ بَدَلًا، وَلَكِنْ نُرِيْدُ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْقُرْآنِ مِنَّا."(8)

"اللہ کی قسم! ہم قرآن کا بدل نہیں چاہتے بلکہ ہم اسے چاہتے ہیں جو ہم سے زیادہ قرآن کو جانتا ہے۔"

اس تمام بحث کا مقصد یہ ہے کتب تفسیر حدیثِ رسول سے مستغنی نہیں ہیں یہ ان کے لیے بنیادی مضمون ہے جس کی بناء پر استدلال کیا جاتا

---

(6) الزرقاني، محمد عبد العظيم، مناهل العرفان في علوم القرآن، (1/ 208)، لبنان: دار الفكر، 1416هـ

(7) جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر، (2/ 1193، الرقم/ 2351، ٢/ ١٩١). الفقيه والمتفقه للخطيب، (١/ ٢٣١). الموافقات للشاطبي، (٤/ ٢٦)، دار المعرفة، بيروت، (س،ن).

(8) جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر، (٢/ ١٩١). الموافقات للشاطبي، (٤/ ٢٦).

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

ہے، جو اس مضمون پر تخصص کی کتب ہیں ان کو مفسرین کے ہاں 'کتب التفسیر بالماثور' کا نام دیا جاتا ہے، جیسا کہ عبد بن حمید کی تفسیر، تفسیر ابن جریر طبری، تفسیر ابن منذر، تفسیر ابن ابی حاتم الرازی، تفسیر ابن کثیر اور امام سیوطی کی تفسیر الدر المنثور اور دیگر اسی مثل تفاسیر وغیرہ ان میں شامل ہیں۔ یہ کتب تفسیر بالماثور تو احادیث و آثار کا بالالتزام اہتمام کرتی ہیں لیکن دیگر تفاسیر بھی بیانِ تفسیر میں احادیث و آثار سے ضرور دلیل لاتی ہیں۔ اسی طرح آیات الاحکام کی تفسیر میں لکھی گئی کتابیں ہیں، جیسے کہ امام جصاص الحنفی کی کتاب 'احکام القرآن' ابو الحسن الطبری المعروف الکیاہراسی کی کتاب 'احکام القرآن' امام قرطبی کی کتاب الجامع لاحکام القرآن وغیرہ ہیں، ان تفاسیر میں کتاب و سنت سے فقہی دلائل کو اور فقہاء کے استدلال کے مآخذ کو پیش کیا گیا ہے، اس طرح ان میں ان احادیث احکام سے متعلق اہم تحقیقات ہیں جن سے مستغنی نہیں ہوا جا سکتا۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اپنے اصطلاحات حدیث کے رسالہ 'عجالہ نافعہ' میں فرماتے ہیں:

> "واحادیث متعلقہ بتفسیر را تفسیر گویند، تفسیر ابن مردویہ و تفسیر دیلمی و تفسیر ابن جریر وغیرہ مشاہیر تفاسیر حدیث اند، و کتاب در منثور شیخ جلال الدین سیوطی جامع ہمہ است۔"(9)

> "یوں ہی تفسیر سے متعلق احادیث کو تفسیر کہتے ہیں، تفسیر ابن مردویہ، تفسیر دیلمی اور تفسیر ابن جریر وغیرہ حدیث کی تفسیروں میں نہایت مشہور کتابیں ہیں، اور شیخ جلال الدین سیوطی کی کتاب 'الدر المنثور' ان تمام کتابوں کی جامع ہے۔"

چند اہم کتب تفاسیر کا تعارف و اسلوب

تفاسیر بالمأثور (جو زیادہ تر آثار و اقوالِ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین وغیرہ پر مشتمل ہوتی) میں سے چند اہم کتب یہ ہیں:

1۔ تفسیر مجاہد (ت:104ھ)

(9) محدث دہلوی، عجالہ نافعہ، (ص/18)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

امام مجاہد بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے تھے۔ یہ تفسیر مکتبہ المنشورات العلمیہ بیروت سے عبد الرحمن الطاہر محمد السورتی کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

2۔ تفسیر الإمام عبد الرزاق الصنعانی(211ھ)

یہ تفسیر مکتبۃ الرشد، الریاض سعودیہ سے الدکتور مصطفی سلیم کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

3۔ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم(ت:327ھ)

تفاسیر بالماثور میں نہایت اہم مقام کی حامل ہے۔ امام ابن ابی حاتم خود جرح و تعدیل کے امام ہیں۔ اس تفسیر میں انہوں نے اصح اسانید اور مکمل متون والی روایات لی ہیں۔ تفسیری کے حوالے سے احادیث و آثار کا استیعاب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایسی روایات بھی لائے ہیں جن میں وہ منفرد ہیں، جو کسی اور کے پاس نہیں ہیں۔ مفقود تفسیری روایات بھی لاتے ہیں، جیسے سعید بن جبیر اور دیگر کی تفسیر۔ اسی لیے ان کے بعد والوں نے ان کی پیروی کی ہے۔ ان کا تفسیری منہج یہ ہے کہ اگر انہیں رسول اللہ ﷺ سے اس کی تفسیر مل جائے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ میں سے کسی کا قول نہیں لاتے۔ اور انہیں اقوال صحابہ سے اس کی تفسیر مل جائے جس پر اتفاق ہو تو اس کا تذکرہ سب سے اعلیٰ درجے کی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور ان کا نام بغیر اسناد کے ذکر کر دیتے جو اس پر متفق ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی اختلاف ہوتا ہے تو اختلاف کرنے والوں کے نام اور سند کے ساتھ اسے ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ موافقین کے نام بغیر سند کے ذکر کر دیتے ہیں۔ اگر کسی حوالے سے صحابہ کی تفسیر نہیں ملتی تو پھر تابعین کی تفسیر لاتے ہیں اور اس کی تائید میں اتباع التابعین کے اقوال لاتے ہیں۔ یہ کتاب متعدد بار مکتبۃ الدار بالمدینہ سے اور مکتبۃ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ سے مختلف جلدیں مختلف محققین کی تحقیق کے ساتھ طبع ہو چکی ہیں۔

4۔ جامع البیان عن تأویل القران (تفسیر الطبری، ت:310ھ)

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری کی تصنیف ہے۔ عظیم الشان اور کبار تفاسیر میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اس کی مثل تفسیر نہیں لکھی گئی۔ اس میں انہوں نے صحابہ اور بعد کے تفسیر اقوال جمع کر دیئے ہیں۔ لیکن ساتھ میں نحو اور اشعار سے بھی تفسیر کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اقوال کی توجیہ بھی لاتے ہیں۔ پھر اختلاف قرات والے اقوال میں ترجیح کا تعین بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح فقہی مسائل

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

میں اجتہاد اور باریک بینی سے استنباط احکام بھی کرتے ہیں۔ بدعت کا رد سنت کی حجیت پر دلائل لاتے ہیں۔ ان کی جامعیت کے حوالے سے حافظ عسقلانی فرماتے ہیں:

"وَقَدْ أَضَافَ الطَّبَرِيُّ إِلَى النَّقْلِ الْمُسْتَوْعَبِ أَشْيَاءَ لَمْ يُشَارِكُوْهُ فِيهَا كَاسْتِيعَابِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِعْرَابِ وَالْكَلَامِ فِي أَكْثَرِ الْآيَاتِ عَلَى الْمَعَانِي وَالتَّصَدِّي لِتَرْجِيحِ بَعْضِ الْأَقْوَالِ عَلَى بَعْضٍ. وَكُلُّ مَنْ صَنَّفَ بَعْدَهُ لَمْ يَجْتَمِعْ لَهُ مَا اجْتَمَعَ فِيْهِ، لِأَنَّهُ فِي هَذِهِ الْأُمُورِ فِي مُرْتَبَةٍ مُتَقَارِبَةٍ وَغَيْرُهُ يَغْلِبُ عَلَيْهِ فَنٌّ مِنَ الْفُنُوْنِ فَيَمْتَازُ فِيْهِ وَيَقْصُرُ فِي غَيْرِهِ."(10)

"امام الطبری نے اپنی تفسیر میں چیزوں کو اس طرح جمع اور ان کا استیعاب کیا ہے کہ جس میں اور کوئی ان کا شریک نہیں ہے، جیسے (اختلافی) قرات کا بیان اور اعراب کا بیان، اور اکثر آیات کے معانی پر گفتگو کرنا اور بعض اقوال کو دوسرے اقوال پر (اسباب کے ساتھ) ترجیح دینا۔ اور ان کے بعد تصانیف مرتب کرنے والوں میں سے کوئی بھی وہ سب جمع نہیں کر سکا جو انہوں نے جمع کر دیا ہے۔ کیونکہ ان علوم میں وہ ایک مقرب (اعلیٰ ترین) درجہ پر ہیں اور بعض علوم و فنون میں تو وہ ممتاز ہیں ان فنون کا ان پر غلبہ ہے، اس لیے وہ اس میں سبقت لے جاتے ہیں اور دوسروں میں کمی رہ جاتی ہے۔"

یہ کتاب بھی دار الفکر بیروت، دار المعارف مصر، دار ھجر مصر اور مرکز البحوث والدراسات العربیہ والإسلامیہ وغیرہ کئی مطابع سے مختلف علماء کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

5۔ الوسیط فی تفسیر القرآن المجید للواحدی (ت:468ھ)

(10) ابن حجر العسقلاني، العجاب في بيان الأسباب، (1/ 203)، دار ابن الجوزي، السعودية، ط:1، (1418ھ/1997ء)۔ السیوطی، الدر المنثور، (8/699-700)، دار الفكر، بيروت، (1993م).

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 22, 2025

علامہ ابن تیمیہ کے بقول نہایت مفید تفسیر ہے۔ اس میں انہوں نے منقولات باطلہ کا کثرت سے رد کیا ہے۔ مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سے محققین کے ایک مجموعہ (گروپ) کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

6۔ تفسیر القرآن لأبی المظفر السمعانی (ت:489ھ)

عقیدہ اہل سنت کے بیان کے حوالے سے نہایت اہم تفسیر ہے۔ انہوں نے اہل سنت کے عقائد کے دفاع اور اہل بدعت کا کثرت سے رد کیا ہے۔ ان کی تفسیر کا زیادہ تر مدار اقوال کے درمیان ترجیح دینے اور اشعار سے لغوی معانی پر استشہاد کرنے وغیرہ سے ہے۔ اس حوالے سے کثرت سے احادیث کا بھی ذکر کرتے ہیں لیکن ان کی صحت وضعف کے حوالے سے کوئی کلام نہیں کرتے۔ یہ کتاب سات مجلدات میں دار الوطن السعودیہ سے ابو تمیم یاسر بن ابراہیم اور ابو بلال غنیم بن عباس کی تحقیق کے ساتھ طبع ہو چکی ہے۔

7۔ معالم التنزیل للبغوی (ت:516ھ)

امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی کبار محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی یہ کتاب عظیم مرتبہ کی حامل تفسیر ہے۔ یہ تفسیر الثعلبی (الکشف والبیان) کا اختصار ہے۔ امام بغوی نے اس میں سے موضوع احادیث اور واقعات کی تنقیح کر دی ہے۔ یہ تفسیر نہ بہت طویل ہے اور نہ ہی بہت اختصار کے ساتھ ہے، بلکہ ایک متوسط تفسیر ہے۔ الفاظ آسان اور عبارات سہل ہیں۔ اسلاف سے آثار واقوال بغیر سند کے نقل کرتے ہیں اور اس کی وجہ خود مقدمہ میں بیان کر دی ہے کہ اس تفسیر میں انہوں نے مناکیر سے اعراض کیا ہے، قرات کا بھی زیادہ بیان نہیں کرتے بس حسب ضرورت لاتے ہیں۔ تفسیر کرتے ہوئے سورہ کا مکی مدنی ہونا اور اسباب نزول اگر مل جائے تو ذکر کرتے ہیں، اور اسباب نزول کا بیان آیات کی تفسیر کے ساتھ ساتھ ہی کرتے ہیں۔ تفسیر کرتے ہوئے دوسری متعلقہ آیات قرآن، احادیث، اقوال صحابہ و تابعین لاتے ہیں ساتھ ہی حسب ضرورت قرات، لغت اور نحو کے حوالے سے ایجاز بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد عقیدہ کے مسائل کا بیان کرتے ہیں اور مختصراً فقہی مسائل کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب دار طیبہ الریاض السعودیہ سے طبع ہوئی ہے۔

8۔ المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، لابن عطیۃ الاندلسی (ت:546ھ)

علامہ ابن تیمیہ کے بقول اہل سنت کی نہایت نفع مند اور عظیم تفاسیر میں سے ہے۔ کثرت سے تفسیر الطبری سے نقل کرتے ہیں۔ معتزلہ کا رد

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

کرتے ہیں۔وزارۃ الأوقاف، قطر نے اسے طبع کرایا ہے۔

9۔زاد المسیر فی علم التفسیر لابن الجوزی(ت:596ھ)

یہ مختصر لیکن جامع تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔یہ کتاب فنون تفسیر سے مملوہے۔اسلاف کی تفاسیر اور مفسرین ائمہ کے اقوال کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔عقائد پر بھی بحث کرتے ہیں اور بعض مقام پر اسرائیلیات کا ذکر کرتے ہیں جس میں اقوال کی ترجیح سے احتراز کرتے ہیں۔تفسیر کرتے ہوئے ناسخ و منسوخ، اسباب النزول، مکی مدنی، اور اسلام کے اقوال کا اسناد کے بغیر ذکر کرتے ہیں۔اور فقہی مسائل کو بھی ترجیح ذکر کیے بغیر بیان کرتے ہیں۔یہ کتاب متعدد مقامات سے طبع ہوئی ہے، المکتب الإسلامی بیروت نے بھی اسے طبع کیا ہے۔

10۔أنوار التنزیل وأسرار التأویل للبیضاوی(ت:685ھ/691ھ)

قواعد لغت عرب اس تفسیر کا خاص موضوع ہیں۔زمخشری کی کشاف کا اختصار ہے لیکن ان کے اعتزلالات کو ترک کر دیا ہے۔تفسیر رازی اور مفردات امام راغب سے بھی استفادہ کرتے ہیں، ساتھ ہی ان کے لطیف و دقیق استنباطات اور خوب صورت نکات بھی بیان کرتے ہیں۔اہل علم نے اسے بہت پسند کیا ہے اور اس پر بہت کام کیا ہے خصوصاًاس کے بہت سے حواشی لکھے گئے۔جیسے حاشیۃ الشہاب اور حاشیۃ القونوی وغیرہ۔دار الفکر بیروت نے اسے طبع کیا ہے۔

11۔تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر الدمشقی(ت:774ھ)

نہایت مشہور و معروف اور مفید تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔امام سیوطی کے بقول اس اسلوب پر ان کی مثل کوئی نہیں لکھ سکا۔تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہیں، ایک معنی کی وضاحت کے لیے اسی معنی کی تمام آیات کو جمع کرتے ہیں۔اسی طرح پھر اس کی تائید میں سند کے ساتھ احادیث اور اقوال صحابہ و تابعین وارد کرتے ہیں۔ساتھ ہی روایات پر حکم بھی لگاتے ہیں۔راویوں کے ساتھ ان پر جرح و تعدیل بھی بیان کرتے ہیں۔اقوال کے درمیان ترجیح کا تعین کرتے ہیں۔منکر اسرائیلات سے سختی سے اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔منہج اہل سنت پر تفسیر کرتے ہیں۔بہت سے مطابع نے اسے طبع کیا ہے جن میں دار الشعب بمصر اور دار طیبہ بالسعودیہ قابل ذکر ہیں۔

12۔الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور للسیوطی(ت:911ھ)

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

تفسیر بالماثور کی اجل کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں امام سیوطی نے شاید ہی تفسیر کے متعلق کوئی ایسا قول ہو جس کا ذکر نہ کر دیا ہو۔ ائمہ تفسیر اسلاف جیسے طبری، عبد بن حمید اور ابن المنذر وغیرہ کے تمام تفسیری اقوال کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ساتھ ہی علوم القرآن کی کتب جیسے اسباب النزول، ناسخ و منسوخ وغیرہ سے بھی کثرت سے استفادہ کرتے ہیں۔ کتب احادیث سے بھی تفسیری ابواب میں سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ امام سیوطی کی اس کتاب کے مصادر و مراجع چار سو سے بھی متجاوز ہیں انہوں نے اس قدر کتب سے استفادہ کیا ہے۔ اصل میں یہ ان کی کتاب ترجمان القرآن تھی۔ جس کا انہوں نے خود اختصار کیا اور اسانید وغیرہ بھی حذف کر دیں۔ ہر آیت کی تفسیر میں آیات و احادیث جمع کرتے ہیں۔ احادیث و آثار کو ان کے اصل مصادر سے منسوب کرتے ہیں۔ ایسی کتابوں سے بھی نقل کرتے ہیں جو ابھی تک ہم تک نہیں پہنچی یا مفقود ہیں۔ صحیح و ضعیف، منکر و اسرائیلیات پر حکم لگائے بغیر بیان کرتے ہیں۔ دار هجر مصر نے اسے طبع کیا ہے۔

خلاصہ کلام

مذکورہ تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص بھی کتب شروح پر ایک تحقیقی نظر ڈالے گا وہ یہ جان لے گا کہ ان کتب میں ان دیگر تمام متعلقہ علوم پر کس قدر توجہ دی گئی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اس طریق پر نہیں چلے گا تو وہ اپنی کم فہمی اور قلت مطالعہ کے سبب شرح حدیث کرتے ہوئے بہت سارے فوائد اور نکات سے محروم رہ جائے گا جو وہ ان کتابوں سے استفادہ کرنے کے بعد حاصل کر سکتا تھا۔ اس سے علم الحدیث اور بقیہ علوم شریعہ کے مابین تعلقات کے جو دروازے ہیں وہ کھلتے ہیں۔

یہ بھی واضح ہوا کہ شرح حدیث کے لیے تفاسیر قرآن کا مطالعہ اور ان سے شغف بھی از حد ضروری ہے اس کی دو وجوہات ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ مفسرین ان مقامات پر غور کرنے کے لیے جہاں انہوں نے ان جمیع روایات و آثار کو آیت کی تفسیر کے لیے جمع کیا ہے، وہ اس پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں، اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں تمام ذخیرہ حدیث و آثار میں سے وہ کچھ جمع کیا ہے کہ جو کتب حدیث میں بھی اس قدر نہیں پایا جاتا۔ ان کی اس صنعت سے استفادہ کی وجہ ان روایات اور آثار میں غور کرنے سے ہوتا ہے جو انہوں نے نقل کی ہیں، اس لیے کہ بعض احادیث بعض کو بیان کرتی ہیں، یعنی بعض احادیث بعض کی تفسیر ہوتی ہیں، اسی طرح جو آثار ہیں وہ بھی فہم حدیث کا تعین کرتے ہیں اس کے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 22, 2025

ساتھ مزید یہ کہ وہ ان احادیث پر فقہی جہت سے بھی تعلیقات لگاتے ہیں اور ان کے معانی واحکام بیان کرتے ہیں، اس کے ساتھ مذاہب فقہاء کو بھی بیان کرتے ہیں، اس کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے حافظ ابن کثیر نے سورۃ البقرۃ کی آیت ﴿نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٞ لَّكُمۡ فَأۡتُواْ حَرۡثَكُمۡ أَنَّىٰ شِئۡتُمۡۖ﴾ الخ (البقرة، 223/2). "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ۔" کی تفسیر میں بہت طویل آثار اور احادیث کو ذکر کیا ہے جو کہ پندرہ صفحات پر محیط ہے۔ آپ نے اس آیت کے سب سے پہلے اسباب نزول سے متعلق احادیث اور آثار بیان کیے۔ اس کے بعد احادیث رسول اور آثار صحابہ کو خواتین سے وطی فی الدبر کی حرمت میں نقل کیا ہے۔ جس میں یہ صراحت سے ذکر ہے کہ یہ عمل جائز اور حلال نہیں ہے۔ پھر اس کی تحریم میں احادیث کو ذکر کرنے کے بعد بعض جواز کے اقوال کو لے کر ان کا رد کرتے ہیں۔ اس کے بعد ائمہ فقہاء سے اس کی حرمت ثابت کرتے ہیں جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور دیگر فقہاء کے اقوال شامل ہیں۔ جن میں سعید بن مسیب، ابو سلمہ، عکرمہ، طاؤس، عطاء، سعید بن جبیر، عروہ بن زبیر اور مجاہد بن جبیر وغیر ہیں۔ کہ انہوں نے اس کے جواز کو شدید ناپسند کیا حتی کہ ان میں بعض نے اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی دیا ہے جو کہ جمہور علماء کا مذہب ہے۔ غور کریں انہوں نے کس طرح روایات کو جمع کیا پھر فقہاء و مذاہب علماء کے اقوال کو پیش کیا وہ کچھ اتنی تفصیل سے بیان کیا جو تمام کتب شرح حدیث میں بھی اس قدر شرح وبسط کے ساتھ نہیں ملتا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آیات کی تفسیر میں جو احادیث مفسرین نقل کرتے ہیں ان احادیث کے بارے میں ان کا جو کلام ہوتا ہے اس میں غور و خوض کرنے سے بھی فقہ حدیث اور معانی کی شرح میں استفادہ کیا جا سکتا ہے، کبھی حدیث آیت کی تفسیر میں صراحت کے ساتھ ہوتی ہے یا اس کی تفسیر میں داخل ہوتی ہے۔ اس کی بھی کثیر مثالیں موجود ہیں لیکن یہاں اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. القرآن الكريم.

2. ابن أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن إدريس بن التميمي الرازي (240هـ-327هـ)، تفسير القرآن العظيم، مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية، الطبعة: الثالثة- 1419هـ

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 22, 2025

3. البغوي، أبو محمد حسين بن مسعود بن محمد (436هـ-516هـ)، معالم التنزيل، دار طيبة، الطبعة: الرابعة، 1417 هـ - 1997م.

4. البيضاوي، ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازي البيضاوي (ت: 685هـ/1286م). أنوار التنزيل و أسرار التاويل. القاهرة، مصر: وطعة الحلبي وأوادة، 1388هـ/1968م.

5. البيضاوي، ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازي البيضاوي (ت: 685هـ/1286م). أنوار التنزيل وأسرار التأويل. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1416هـ/1996م.

6. البيضاوي، ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازي البيضاوي (ت: 685هـ/1286م). أنوار التنزيل وأسرار التأويل. بيروت، لبنان: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات، 1410هـ/1990م.

7. ابن الجوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (510هـ-579هـ/1116م-1201م). زاد المسير في علم التفسير. بيروت، لبنان: المكتب الإسلامي، 1404هـ.

8. ابن حجر العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد الشافعي (773هـ-852هـ)، العجاب في بيان الأسباب، دار ابن الجوزي، السعودية، ط:1، 1418هـ/1997ء.

9. ابن حزم، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد الأندلسي الظاهري (384هـ–456هـ)، الإحكام في أصول الأحكام، دار الحديث، القاهرة، ط:1، 1404هـ.

10. ابن حزم، أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد الظاهري (ت 456هـ)، رسائل ابن حزم الأندلسي، - رسالة مراتب العلوم-، المؤسسة العربية للدراسات والنشر، ط:1، (1983م).

11. الخطيب البغدادي، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن مهدي (393هـ-463هـ)، الفقيه والمتفقه، دار ابن الجوزى، السعودية، ط:2- 1421هـ.

12. دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث، (ت1239ھ) عجالہ نافعہ، (فارسی)، مطبع نیر اعظم، لاہور، (1284ھ/1868ء)۔

OPEN ACCESS

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025
13. الزرقاني، أبو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن بن علوان المصري (1055هـ-1122هـ)، محمد عبد العظيم، مناهل العرفان في علوم القرآن، دار الفكر، لبنان، 1416هـ.

14. السمعاني، أبو المظفرمنصور بن محمد بن عبد الجبار التميمي (426هـ-489هـ). تفسير القرآن – المعروف ب تفسير السمعاني، دار الوطن، الرياض – السعودية. الطبعة: الأولى، 1418هـ- 1997م.

15. السيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان السيوطي (849هـ-911هـ/1445م-1505م). الدر المنثور في التّفسير بالمأثور. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1993م.

16. الشاطبي، إبراهيم بن موسى بن محمد اللخمي الغرناطي (ت:790هـ)، الموافقات في أصول الفقه، دار المعرفة، بيروت، س،ن.

17. الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس عبد مناف المطلبي القرشي المكي (150هـ-204هـ)، الرسالة، مكتبة الحلبي، مصر، الطبعة: الأولى، 1358هـ/1940م.

18. طاہر القادری، محمد، ڈاکٹر، عرفان القران اردو ترجمہ قرآن، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، اشاعت:61، (2023ء)۔

19. الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (224هـ-310هـ/839م-923م). جامع البيان في تفسير القرآن. بيروت، لبنان: دار المعرفة، 1400هـ/1980م.

20. الطبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن خالد (224هـ-310هـ/839م-923م). جامع البيان في تفسير القرآن. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1405هـ.

21. الطناحي، محمود أحمد، أبو أروى، الموجز في مراجع التراجم والبلدان والمصنفات وتعريفات العلوم، ط:1، (1406هـ/1985م).

22. عبد الرزاق، أبو بكر بن همّام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (126هـ-211هـ)، التفسير، دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى، سنة 1419هـ

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 22, 2025

23. ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (368هـ–463ه)، جامع بيان العلم وفضله، دار الكتب العلمية، بيروت، 1398ه.

24. ابن عطية، أبو محمد عبد الحق بن أبي بكر بن تمام بن عطية المحاربي (541ه-481ه). المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1413ه/1993م.

25. فهارس الشعر واللغة لكتاب غريب الحديث، لأبي عبيد القاسم بن سلام. المقالة من مجلة البحث العلمي والتراث الإسلامي - كلية الشريعة - جامعة أم القرى. العدد الرابع (1401هـ)

26. ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر (774ه)، تفسير القرآن العظيم، دار الفكر، بيروت، 1401ه

27. مجاهد بن جبر، أبو الحجاج المكي القرشي المخزومي التابعي (ت: 104هـ)، تفسير مجاهد، دار الفكر الإسلامي الحديثة، مصر، الطبعة: الأولى، 1410 هـ - 1989م.

28. الواحدي، أبو الحسن علي بن أحمد بن محمد بن علي، النيسابوري، الشافعي (ت: 468هـ)، الوسيط في تفسير القرآن المجيد، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1415 هـ - 1994م.